(۲) وہ جن کا تعلق مزاج اور طبیعت سے تو نہیں ہے لیکن بار بار کرنے کی مشق سے ایسی عادت پڑ گئی ہے کہ گویا طبیعت ثانیہ بن گئی ہے اس قسم کی صفتیں انسان کی اختیاری ہیں جس طرح قصد و ارادہ سے عادت ڈالی گئی ہے اسی طرح طبیعت پر جبر اور سختی کے ذریعہ عادت چھوڑی بھی جا سکتی ہے۔ ایسی صورت میں مربی اور مصلح کو چاہیئے کہ حسب حال نفسیات کا تجزیہ کر کے ان کے چھڑانے کے لئے مناسب صورتیں اختیار کرے[۱]۔

دراصل یہی دو قسم کی صفتیں ہیں جن کی بناء پر انسان جذبات و خیالات کا محکوم کہا جاتا ہے جب ان میں مذکورہ بالا طریقے پر تربیت کا اثر ظاہر ہو سکتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ بہت حد تک تربیت کے ذریعہ جذبات و خیالات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

رسول اللہ کی حدیث اور صحابۂ کرام کی زندگی سے اس کا ثبوت

رسول اللہ کے درج ذیل فرمان سے یہی حقیقت ثابت ہوتی ہے

الناس معادن	لوگ سونے اور چاندی کے کانوں کے مثل ہیں جو زمانہ
کمعادن الذهب	جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں
والفضة خيارهم في الجاهلية	جب کہ انھوں نے تفقہ حاصل کیا۔
خيارهم في الاسلام اذا فقهوا[۲]	

حدیث میں اذا فقهوا کی قید نہایت غور و فکر کی مستحق ہے اس سے نہ صرف یہ کہ تربیت کی حقیقت و ماہیت پر روشنی پڑتی ہے بلکہ یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ تربیت کا اثر بہر حال ظاہر ہوتا ہے خواہ کوئی صورت ہو اور کسی شکل و درجہ میں ہو۔

کلام عرب میں فقہ اور تفقہ کا استعمال بالعموم وہاں ہوتا ہے جہاں قلبی بصیرت اور ضمیر و وجدان کی بیداری کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں اسی بناء پر قرآن حکیم میں منکرین حق کے لئے کہا گیا ہے۔

لهم قلوب لا يفقهون بها (۱۷۹/۷) — ان کے پاس دل ہیں مگر تفقہ سے خالی ہیں

اس آیت میں سمجھ بوجھ کی اُس قسم سے انکار کیا گیا ہے جس کا تعلق دل سے ہے ان کی عقل و خرد سے

---

[۱] کشف الظنون، اخلاق جلالی ص ۲۱ تا ۲۴ [۲] مسلم و مشکوٰۃ کتاب العلم۔